3250

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سُوْرَۃُ الطَّارِق ۸۶

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝۲ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝۳
اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝۴ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝۵ خُلِقَ مِنْ
مَّآءٍ دَافِقٍ ۝۶ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝۷ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ
لَقَادِرٌ ۝۸ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝۹ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝۱۰ وَالسَّمَآءِ
ذَاتِ الرَّجْعِ ۝۱۱ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝۱۲ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝۱۳ وَّمَا هُوَ
بِالْهَزْلِ ۝۱۴ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝۱۵ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝۱۶ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ
اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝۱۷

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

سورہ الطارق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس میں ۱۷ آیات ہیں

قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی ۝۱ اور آپ کو کیا معلوم یہ رات کو آنے والا کیا ہے ۝۲
ایک تارا نہایت تاباں ۝۳ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر کوئی محافظ نہ ہو ۝۴ سو انسان کو دیکھنا
چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ۝۵ اسے پیدا کیا گیا ہے اچھلتے پانی سے ۝۶ جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں
کے درمیان سے نکلتا ہے ۝۷ بے شک وہ اس کو پھر واپس لانے پر قادر ہے ۝۸ یاد کرو اس دن کو جب
سب راز فاش کر دیے جائیں گے ۝۹ پس نہ خود اس میں زور ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا ۝۱۰ قسم ہے آسمان
کی جس سے بارش ہوتی ہے ۝۱۱ اور زمین کی جو پھٹ جاتی ہے ۝۱۲ بلاشبہ یہ قرآن قول فیصل ہے ۝۱۳
اور یہ ہنسی مذاق نہیں ہے ۝۱۴ یہ لوگ طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں ۝۱۵ اور میں بھی تدبیر فرما رہا ہوں
۝۱۶ پس آپ منکروں کو مہلت اور دیدیں کچھ وقت انہیں کچھ نہ کہیں ۝۱۷

(پارہ ۳۰، سورہ الطارق ۸۶/ ۱ تا ۱۷ * ث: ص)

۱۔ (شان نزول) ایک بار سردار ابو طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ ہدیہ لائے۔
حضور نے انہیں دودھ روٹی عطا فرمائی۔ وہ اسے کھا رہے تھے کہ ایک تارہ ٹوٹا جس سے تمام فضا جگمگا گئی

انھوں نے گھبرا کر کہا "یہ کیا" حضور نے فرمایا کہ یہ نشانِ قدرت ہے اور یہ وہ تارا ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں۔ سردار ابوطالب کو سخت تعجب ہوا اور حضور کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی ٭ آسمانی تاروں کی قسم جو رات میں چمکتے ہیں آنے سے مراد ستاروں کو نظر آنا ہے۔ چونکہ آسمان اور تارے رب تعالیٰ کی قدرتوں کے مظہر ہیں اس لئے ان کی قسم فرمائی گئی۔ آسمان شب و دن کی روزی کا خزانہ ہے۔ رب تعالیٰ کے تجلیات جاری ہونے کی جگہ، شرک کفر و گناہ وغیرہ سے پاک و صاف ہے اس لئے آسمان کی قسم ارشاد ہوئی۔ تارے روشنی دیتے ہیں، وقت اور سمت بتاتے ہیں، کھیتوں میں رنگت، رس، بو پیدا کرتے ہیں اس لئے ان کی قسم ارشاد فرمائی۔ غرضیکہ ان کی قسم ان کے اظہارِ شان کے لئے ہے۔ (تفسیر عزیزی) صوفیاء طریقہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان ہیں ... ہیں آپ کی نبوت و رحمت آسمان کی طرح تمام مخلوق کو گھیرے ہوئے ہے اور آسمان کے پانی کی طرح تمام لوگوں کے نیک اعمال آپ کی نگاہِ کرم پر موقوف ہیں اور طارق سے مراد حضور کے صحابہ ہیں جو تاروں کی طرح مخلوق کے ہادی ہیں زمین کی بقا کا ذریعہ ہیں

۲۔ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے

۳۔ "خوب چمکتا تارا" کہ تارے کی روشنی آسمانوں کو چھوڑ کر زمین پر پہنچتی ہے اور اسی میں سے شہاب نکل کر شیاطین کو پھوڑتا ہے ایسے ہی صحابہ کی روشنی دلوں کو منور کرتی ہے

۴۔ اگرچہ رب تعالیٰ قادر ہے کہ خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمائے مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے خدام کریں ▲ رب تعالیٰ کے نام اس کے بندوں کو دے سکتے ہیں۔ اللہ کا نام حافظ ہے مگر فرشتوں کو حافظ کہا گیا۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ و رسول ہمارے حافظ و ناصر ہیں۔

۵۔ منکرین قیامت کو قیامت پر دو شبہے تھے، ایک یہ کہ بے شمار انسانوں کے جسمی اجزاء کا سمندر و خشکی میں پھیل جانے کے بعد جمع فرمانا، دوسرے کی حیات کہ کسی کے بدن کا کوئی جزو دوسرے کے بدن میں نہ پہنچ سکے ناممکن ہے۔ ان اجزاء کو پھر انسانی شکل دینا ناممکن ہے ان دونوں شبہوں کو اس آیت میں جمع فرمایا کہ تمہارے نباتاتی اور حیوانی اجزاء جب نطفہ بنا پھر تمہارے جسم بنے عالم میں متفرق تھے ہم نے انہیں جمع فرما کر

3252

شکل انسانی بخشی۔ ایسے ہی آئندہ بھی دوبارہ بنایا جائے گا۔

۶۔ جست کرنے والے پانی سے

۷۔ "جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے" یعنی نطفہ جو مرد کی پیٹھ اور عورت کے سینہ کی ہڈیوں میں سے ہوتا ہوا آتا ہے۔ ان ہڈیوں کی دیواریں اس ایک بوند پانی کو نہیں روک سکتیں۔ ورنہ نطفہ جسم کے ہر عضو سے نکلتا ہے اور ماں باپ کے ہر عضو سے بچے کا ہر عضو بنتا ہے لہٰذا تحقیقات اس آیت کے خلاف نہیں

۸۔ "بے شک وہ اس کے واپس کر دینے پر قادر ہے" رجع کے معنی ہیں پہلی حالت کی طرف لوٹانا یعنی رب تعالیٰ قیامت میں دنیا کی طرح تمہیں شکل و صورت دے گا۔ لہٰذا مایوس نہ ہو۔ یا تم عالم نور سے دنیا کے ظلمت کدہ میں آگئے ہو وہ تمہیں وہاں پہنچانے پر قادر ہے تم اپنی قوت سے نہیں پہنچ سکتے (نور العرفان)

۹۔ "سرائر" عام ہے پوشیدہ عقائد اور مکر و حیلہ کو بھی شامل ہے کہ جن کے اخفا کی دنیا میں کوشش کیا کرتے تھے اور عقائد باطلہ اور نیات فاسدہ کو بھی اسی طرح نیک کاموں کو بھی جن کو مخفی رکھتے تھے روزہ، نماز تہجد اور مخفی قرات اور دل کے ملکات کاملہ، مواجید و اشواق کو بھی اور ہر ایک معاملہ کو بھی جو اس کے اور اللہ ہی کا تھا۔ "انسان کو بار دیگر اللہ تعالیٰ ایسی ہی زندگی عطا کر سکتا ہے"

۱۰۔ پھر اس روز کیا ہوگا۔ پھر نہ اس کو خود قدرت ہوگی کہ اخفاء کر سکے اور اظہار ہو جانے کے بعد اس کی سزا کو دور کر سکے اور نہ اور کوئی دوسرا اس اخفاء اور اظہار کے بعد سزا دور کرنے میں مدد کر سکے جب کہ دنیا میں ہوا کرتا ہے۔ "جس روز یہ زندگی عطا ہوگی مخفی باتیں ظاہر ہو جائیں گی"

۱۱۔ رجع کے معنی اکثر مفسرین کے نزدیک بارش کے ہیں اور نفع کے بھی ہیں۔ عرف عام میں بارش کا آسمان سے ہونا مشہور ہے گو بادلوں سے ہوتی ہے اور اسی لئے بادلوں کو بھی آسمان سے تعبیر کیا جاتا ہے اس لحاظ سے آسمان کو بارش والا کہا گیا۔ اس میں بار دیگر زندگی کا نمونہ ہے۔ بارش میں سبزہ اگنا، عمر طبعی کو پہنچ کر نیست و نابود ہو جانا اور پھر بارش ہو تو پھر تمام نباتات بار دیگر سرسبز ہو جاتے ہیں * رجع کے معنی اثر حرکت اور چکر لگانے کے لیں تو بھی یہ مضمون ثابت ہو جاتا ہے۔ دن پھر رات پھر دن۔

۱۲۔ قسم ہے زمین پھٹنے والی کی۔ زمین میں جو خزانے دولت رکھے گئے ہیں ایک وقت پر وہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔

زمین پھٹ کر کسی کسی جڑی بوٹیاں اور قسم قسم کی ہریالی نکل آتی ہیں۔ اسی طرح چشمے اور معادن بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔
آسمان کا پانی یا بارش سبب ہے روئیدگی اور نباتات کا اُگنا اور یہ عمل ہر سال ہوتا ہے یہی حال دنیا اور آخرت کا ہے یہی حال دنیا اور آخرت کا ہے۔

۱۳۔ قسم کہہ کر وہ جواب قسم بات یہ بیان فرماتا ہے کہ مر کر جینے اور خفیات کے ظاہر ہونے کی بات قطعی اور دو ٹوک بات ہے

۱۴۔ اور یہ ہنسی اور لغو بات نہیں

۱۵۔ کفار کہتے ہیں کہ وہاں کا حال کس نے دیکھا ہے لوگوں کی ترغیب و ترہیب کے لئے حضرات انبیاء ایسے خیالی افسانے جنت و دوزخ سزا و جزا کی بیان کر دیا کرتے ہیں۔ یہ تھا کفار کا کید

۱۶۔ فرماتا ہے ان کے مقابلہ میں میں بھی کید کر رہا ہوں ان باتوں کو دلائل انفس و آفاق سے ثابت کر رہا ہوں

۱۷۔ لوگوں کو تھوڑے دن تک مزے کر لینے دیجئے۔ بد دعا نہ کرو۔ پھر تو ہمیشہ کا عذاب ان کے لئے ہے یہ مہلت بھی کید الٰہی ہے (تفسیر حقانی)

لغوی اشارے ○ طَارِقْ : رات میں آنے والا۔ ستارہ ثریا کا نام ○ ثَاقِب : چمکنے والا، درخشندہ ○ دافق : اچھلنے والا ○ صُلْب : پشت ○ تَرَائِب : چھاتیاں۔ چھاتی کی ہڈی ○ رَجْعِه : اس کو لوٹانا ○ سَرَائِر : راز، پوشیدہ باتیں ○ صَدْع : شق ہونا ○ فَصْل : حق و باطل کی تمیز ○ اَلْهَزْل : کھیل، باطل ○ كَيْدًا : چالاکی، فریب، داؤں ○ اَمْهِلْهُمْ : ان کو ڈھیل دے ○ رُوَيْدًا : تھوڑی سی مہلت ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ نجم کو طارق کہا جاتا ہے ○ آسمان اور ستارے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلیل ہیں ○ ہر نفس پر ایک محافظ نگران مقرر ہے ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے اعمال کے نگران ہیں ○ نطفہ زن و شوہر کے تمام اجزاء بدن سے تیار ہوتا ہے ○ قرآن پاک کا محافظ اللہ تعالیٰ ہے ○ اللہ تعالیٰ نے عیب چھپانے کو گویا اپنے کرم سے بخش دیا ○ ارادے کو عمر بھی اور اعمال صالحہ کثیر قابل حساب کیا جاتا ہیں ○